

روزہ کے طہی مسائل میں شرعی رہنمائی

ترتیب و تالیف
پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق
مولانا ڈاکٹر شمس الحق حنیف

پشاور میڈیکل کالج ورسک روڈ پشاور

| | | |
|----------------------------------|---|---------------|
| روزہ کے طہی مسائل، سرعی رہنمائی | : | نام کتاب |
| پروفیسر ڈاکٹر نجیب الحق | : | ترتیب و تالیف |
| مولانا ڈاکٹر شمس الحق حنیف | : | زیر ادارت |
| شعبہ تربیت | : | ناشر |
| پرائم فاؤنڈیشن پشاور میڈیکل کالج | : | ٹیلیفون نمبر |
| 091-5202191-94 | : | فیکس نمبر |
| 091-5202195 | : | ای میل |
| professornajib@prime.edu.pk | : | ویب سائٹ |
| professornajib@yahoo.com | : | اشاعت |
| www.prime.edu.pk | : | تعداد |
| مارچ ۲۰۱۵ء | : | قیمت |
| ۱۰۰۰ | : | ۴۰ روپے |

حقوق اشاعت بحق پشاور میڈیکل کالج محفوظ ہیں
نوٹ: کتاب کا مواد کوئی بھی شخص یا ادارہ بغیر اجازت کے استعمال کر سکتا ہے۔ ایسا کرتے
وقت کتاب اور پشاور میڈیکل کالج حوالہ دینا کافی ہے۔

پشاور میڈیکل کالج ورسک روڈ پشاور

- ۱۸۔ چند متفرق مسائل ۲۹
- ۱۹۔ گردے کی بیماریاں ۳۰
- ۲۰۔ گردے کی طویل المدتی بیماری ۳۱
- ۲۱۔ سانس کی بیماریاں ۳۲
- ۲۲۔ یرقان ۳۳
- ۲۳۔ شوگر کی بیماری ۳۵
- ۲۴۔ معدے کی بیماری بیماریاں (السریازخم معدہ) اور تیزابیت ۳۸
- ۲۵۔ دل کی بیماریاں ۳۹
- ۲۶۔ نفسیاتی بیماریاں ۴۱
- ۲۷۔ اُداسی کی بیماری (Depression) ۴۱
- ۲۸۔ دو قطبی بیماری (Bipolar Affective Disorder) ۴۱
- ۲۹۔ شیزو فرینیا (Schizophrenia) ۴۲
- ۳۰۔ گھبراہٹ (Axiety Disorder) ۴۲
- ۳۱۔ مرگی (Epilepsy) ۴۲
- ۳۲۔ خلاصہ ۴۴

فہرست مضامین:

- ۱۔ ابتدائیہ ۱
- ۲۔ شریعہ ایڈوائزری بورڈ پشاور میڈیکل کالج / پرائم فاؤنڈیشن ۳
- ۳۔ معاونین حضرات ۴
- ۴۔ دیباچہ ۷
- ۵۔ روزے کی اہمیت، فرضیت اور اجر و ثواب ۹
- ۶۔ قرآنی آیت مریض کے لیے روزہ نہ رکھنے کی سہولت اور اس کے حدود ۱۰
- ۷۔ احادیث ۱۱
- ۸۔ روزوں کے حوالے سے مسلمان معالجوں کے لیے چند رہنما اصول ۱۷
- ۹۔ رمضان میں مریضوں کے عمومی مسائل ۱۹
- ۱۰۔ انجکشن اور روزہ ۲۰
- ۱۱۔ آنکھ میں دوا ڈالنے کے بارے میں فقہاء کی عمومی رائے یہ ہے کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۲۲
- ۱۲۔ دانت نکلوانا ۲۳
- ۱۳۔ زیر زبان (Sub Lingual) گولی کا استعمال ۲۴
- ۱۴۔ انہیلر (Inhaler) پمپ کا استعمال ۲۴
- ۱۵۔ آپریشن (Surgery) اور روزہ ۲۴
- ۱۶۔ مقعد یا بچہ دانی (اندام نہانی) کے اندرونی حصے کا انگلی کے ذریعے معائنہ کرنا ۲۶
- ۱۷۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین ۲۷

ذیل میں ان علماء و فقہائے کرام، ڈاکٹروں اور اساتذہ کے نام دیے جا رہے ہیں جنہوں نے اس مجلس میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس کاوش کو مسلمان ڈاکٹروں کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔

ابتدائیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ۔

مسلمان ڈاکٹر کی حیثیت سے جہاں ہماری حیثیت ممتاز ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں، ساتھ ہی ہمارے کچھ مسائل ایسے ہیں جو مریضوں کے حوالے سے (Clinical Practice) میں ہمیں پیش آتے ہیں۔ ان میں کچھ خصوصی مسائل رمضان کے حوالے سے بھی ہیں۔

الحمد للہ اس ملک کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے لوگ رمضان کے دوران عام طور پر مختلف معاملات میں ڈاکٹروں سے رائے بھی لیتے ہیں لیکن ہماری تعلیمی زندگی میں اس حوالے سے ہمیں کوئی رہنمائی نہیں دی جاتی کہ مسلمان مریض کو درپیش مختلف مسائل کے بارے میں ڈاکٹر کو دین کے بنیادی اصول معلوم ہوں تاکہ مریض کو بروقت مشورہ دیا جاسکے۔ اس ضمن میں یہ بات تو واضح ہے کہ ڈاکٹر کا کام مشورہ دینا ہے اور فتوہ دینا نہیں، وہ علماء کرام کا کام ہے، لیکن ڈاکٹر حضرات کو عملی زندگی میں بسا اوقات روزے جیسے شرعی معاملات میں مریض کو مشورے دینے یا فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے پشاور میڈیکل کالج میں علماء کرام اور ڈاکٹروں کی ایک مشترکہ مجلس منعقد کی گئی جس میں رمضان کے حوالے سے ڈاکٹروں کو پیش آنے والے چند عام مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ ڈاکٹروں کی عمومی ہدایات (Guidance) کے لیے یہ کتابچہ اسی بحث کے نتیجے میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ یہ ان کے لئے رہنمائی کا کام دے سکے۔ رہیں فقہی تفصیلات۔ تو اس میں ڈاکٹروں اور مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تسلی کے لئے علماء کرام سے رہنمائی لیں۔

معاونین حضرات

| | |
|------------------------------|--|
| محمود الحسن صاحب، ایڈوکیٹ | ممبر بورڈ طبی اخلاقیات پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| مولانا ڈاکٹر اظہار الحق صاحب | ممبر بورڈ طبی اخلاقیات پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| پروفیسر محمد یوسف صاحب | پروفیسر آف فزیالوجی پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| پروفیسر محمد شفیق صاحب | پروفیسر آف بائیو کیمسٹری پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب | ایسوسی ایٹ پروفیسر بائیو کیمسٹری پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| ڈاکٹر افتخار حسین صاحب | اسسٹنٹ پروفیسر کمیونٹی میڈیسن پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| پروفیسر ہدایت اللہ خان صاحب | ماہر امراضِ ناک، کان و گلہ نجیہ میڈیکل کالج |
| پروفیسر حفیظ الرحمن صاحب | ماہر امراضِ چشم پشاور میڈیکل کالج |

شریچہ ایڈوائزری بورڈ پشاور میڈیکل کالج / پرائم فاونڈیشن

| | |
|-----------------------------------|--|
| حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب | مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور |
| مفتی سید مدثر شاہ صاحب | مدرس جامعہ عثمانیہ پشاور |
| مفتی آصف محمود صاحب | مدرس جامعہ عثمانیہ پشاور |
| مفتی ذاکر حسن نعمانی صاحب | مدرس جامعہ عثمانیہ پشاور |
| حافظ احسان الرحمن عثمانی صاحب | مدرس جامعہ عثمانیہ پشاور |
| مولانا محمد اسماعیل صاحب | ڈائریکٹر تفہیم دین اکیڈمی، پشاور |
| ڈاکٹر حافظ عبدالغفور صاحب | پروفیسر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز۔ پشاور یونیورسٹی |
| ڈاکٹر صاحب اسلام صاحب | پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر |
| رشاد احمد صاحب | پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر |
| مولانا ڈاکٹر شمس الحق حنیف صاحب | ممبر بورڈ طبی اخلاقیات پشاور میڈیکل کالج، پشاور |

روزے کے مسائل کے بارے میں جسم کے اعضاء کی ساخت اور کام کے حوالے سے ڈاکٹروں کی فنی رائے علمائے کرام کی شرعی رائے کے لیے اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اور

فَاسْئَلُوا أَهْلَ الدِّانِ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (اہل ذکر یعنی علم رکھنے والوں سے پوچھو اگر تم (خود) نہیں جانتے) کے حکم کا اطلاق طبی معاملات میں دونوں پر ہوتا ہے۔ اس بات کا علم کہ بیماری مریض کے بدن یا اس کے کسی حصے کو کتنا متاثر کرتی ہے ایک ایسا بنیادی نقطہ ہے جو فقہاء کے فیصلوں میں کافی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جدید تحقیقات کے نتیجے میں علمائے کرام اور فقہائے کرام کی رائے متاثر بھی ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اس قسم کے فیصلوں (فتوؤں) میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی اہم ہے کہ جن ڈاکٹروں سے مشورہ لیا جا رہا ہے ان کا خود متدین (یعنی دین پر عقیدہ رکھنا اور عبادات کی اہمیت سے واقفیت) ہونا بھی ضروری ہے۔ مسلمان مریض کے لئے تو یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے کیونکہ غیر محتاط اور دین میں عبادات کی اہمیت سے بے خبر ڈاکٹروں کی رائے لینے سے مریض کے لیے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹروں کے لئے یہ بات سمجھنا بھی بہت اہم ہے کہ جب تک وہ کسی دینی مسئلہ کے بارے میں کما حقہ معلومات اور پھر اس کے نتیجے میں قائم شدہ رائے کی علماء سے تصحیح نہ کروالیں اس وقت تک انہیں اپنی رائے پر نہ خود عمل کرنا چاہیے اور نہ مریضوں کو مشورہ دینا چاہیے۔ مبادا کہ غلط رائے کی صورت میں مریض روزہ نہ رکھے اور اس کا گناہ ان کے اعمال نامے میں لکھ دیا جائے اور گناہوں کے بوجھ کی مزید زیادتی کا سبب بنے۔ البتہ علمائے کرام سے تصحیح اور تصدیق کے بعد اپنی بات کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ یہ کتابچہ بھی اسی احساس کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے کہ ہم اپنی انفرادی رائے نہیں بلکہ علماء حضرات کے مشورے سے قائم شدہ رائے کو آگے بیان کریں۔ اللہ سے امید ہے کہ یہ ہماری دین و دنیا کی کامیابی کا سبب بنے گا۔ ان شاء اللہ۔

| | |
|---------------------------------|---|
| پروفیسر سید افتخار علی شاہ صاحب | فزیشن و ماہر امراض شوگر پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| ڈاکٹر بحر الامین صاحب | میڈیکل سپیشلسٹ صوابی |
| ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب | جنرل سرجن پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| ڈاکٹر فضل وہاب صاحب | ماہر امراض دمہ و سینہ پشاور میڈیکل کالج، پشاور |
| پروفیسر نجیب الحق | ماہر امراض معدہ و جگر پشاور میڈیکل کالج، پشاور |

ادائیگی اور اس میں غفلت، خود غرضی اور خیر خواہی میں فرق، اور خود اپنی ہی بھلائی اور جہنم سے نجات کی طرف پلٹنے اور ان معاملات کو سنجیدگی سے لینے میں یہ تھوڑی سی کوشش انشاء اللہ ضرور فائدہ مند ثابت ہوگی۔

اللہ شرکاء مجلس منتظمین مجلس اور ان تمام احباب کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا اور رب کریم اس محنت کو ہم سب کی دنیوی اور اخروی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔

☆...☆...☆

دیباچہ

الحمد للہ کتابچے روزہ کے طبی مسائل میں شرعی رہنمائی کا دوسرا ایڈیشن پیش خدمت ہے اس میں طباعت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے ساتھ ساتھ چند مزید مسائل اور ان کے حل کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جو اس سے پہلے ایڈیشن کی طباعت کے بعد ہمیں موصول ہوئے۔
آخری اور ضروری بات یہ ہے کہ:

۱۔ جو ڈاکٹر صاحبان اس کتابچے کو پڑھیں اور انہیں کوئی بات مبہم نظر آئے تو ان سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں اس کی اطلاع Email یا Fax یا کسی اور ذریعے سے ضرور کریں تاکہ آئندہ کے ایڈیشن میں علماء کرام کے مشورے سے حسب ضرورت اس کا ازالہ کیا جاسکے۔
ڈاکٹروں سے یہ بھی گزارش ہے کہ اگر ان کو پیشہ ورانہ فرائض میں اسی قسم کے اور مسائل درپیش ہوں تو ان سے بھی مطلع کریں تاکہ ان کے بارے میں بھی علماء کرام سے رائے لی جائے اور آئندہ کسی موقع پر اس کو بھی شائع کیا جاسکے۔

۲۔ یہی گزارش مریضوں سے بھی ہے کہ وہ اس کو پڑھنے کے بعد کسی بھی ضروری بات کی مزید وضاحت کے لئے لکھیں تاکہ آئندہ اس کا خیال رکھا جاسکے۔

۳۔ علماء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کریں اور اپنی آراء اور مشوروں سے مطلع کریں۔ اس سلسلے میں پشاور میڈیکل کالج ان کی آراء کا محتاج ہے اور ان کا بہت ممنون ہو گا۔

ان چند اوراق میں ظاہر ہے کہ نہ تو تمام مسائل کا احاطہ ممکن ہے اور نہ ہی مقصود، البتہ اس کو غور سے پڑھنے سے ایک مسلمان ڈاکٹر کی سوئی ہوئی ایمانی رگ پھڑکنے اور روزوں کے ساتھ دوسرے اہم مسائل، حرام و حلال، سچ اور جھوٹ، امانت اور دیانت، فرائض کی

قرآنی آیت

مریض کے لیے روزہ نہ رکھنے کی سہولت اور اس کے حدود

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لِعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ط فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ط وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَن كَانَ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ط يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

(سورة البقرة آیت نمبر ۱۸۳ تا ۱۸۵)

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کے لیے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم با علم ہو۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کے درمیان تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اسے اس مہینے کے پورے روزے رکھنے چاہئیں۔ ہاں

روزے کی اہمیت، فرضیت اور اجر و ثواب

اسلام دین فطرت ہے اور اس پر عمل کرنے اور اسکے حدود و قیود کی پابندی کرنے سے انسان ترقی کر کے اس منزل کو پاسکتا ہے جو فرشتوں کے مقام و مرتبہ سے بھی بلند و بالا ہے، انسانیت کی معراج کا حصول محبت و اطاعت الہی اور اتباع سنت نبوی ﷺ میں ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اس معراج کو پانے کا سرے سے موجود ہی نہیں۔

فرائض و عبادات میں رمضان المبارک کی اہمیت ایک خاص شان رکھتی ہے۔ مسلمانوں کا معاشرہ اس مہینے میں ایک روحانی موسم بہار کی کیفیت لیے ہوئے ہوتا ہے۔ مرد عورت، چھوٹے بڑے، اچھے برے تمام مسلمان نیکیوں کی طرف راغب اور بھلائی پر کمر بستہ نظر آتے ہیں اور اجتماعی ماحول نیکیوں کے لیے سازگار اور برائی کے لیے ناموافق ہو جاتا ہے۔

یہی صورت حال امت مسلمہ کی زندگی کی علامت ہوتی ہے جس کی اگر صحیح معنوں میں آبیاری کی جائے تو بعید نہیں کہ امت مسلمہ پھر سے اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ پانے کی عند اللہ حقدار ٹھہرے۔ البتہ اس کارگراں میں ہر صاحب درد دل مسلمان کے لیے اپنے حصے کا کام پوری تیاری، ذہنی آمادگی اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کی بنیاد پر ادا کرنے اور دوسروں کو اس طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

درجہ ذیل سطور میں قرآن اور حدیث کے کچھ حوالے دیے گئے ہیں جن سے روزے کی اہمیت اور فرضیت واضح ہوتی ہے۔

۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعِ قَوْلَ الرُّذُورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَوَابَهُ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور غلط اعمال کرنا روزے میں نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اسے صرف کھانا پینا چھوڑنے پر کچھ اجر نہیں دے گا (اس کا یہ روزہ سرے سے وہ روزہ ہی نہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے اجر کا وعدہ کیا ہے، اس لیے کہ اس میں جان و روح ہی نہیں، روزے کی روح تقویٰ ہے، مردہ جسم پر زندہ جسم کے اثرات کیسے مرتب ہو سکتے ہیں)۔

۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرَبِّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کئی روزے دار ایسے ہیں جن کے روزے کا کوئی اجر و ثواب نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ بھوکے رہے اور کئی رات کو قیام کرنے اور نوافل پڑھنے والے ایسے ہیں جن کو اس کا کوئی اجر نہیں ملتا سوائے اس کے بس جاگتے رہے (یہ اس لیے کہ ان کا روزہ اور ان کے نوافل بے جان ہوتے ہیں، وہ نہ شعوری طور پر حقیقی روزہ رکھتے ہیں اور نہ شعوری طور پر جاندار نماز پڑھتے ہیں، وہ صرف ان اعمال کو ظاہری طور پر لیتے ہیں اور بس، ان کے اعمال اور عبادات حقیقی روح سے خالی ہوتے ہیں، جن کی کوئی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں ہوتی، لہذا عبادات کو جاندار بنانے کے لئے اسے شعوری طور پر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں وہ چاہتا ہے کہ تم مقررہ روزوں کی گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت قرآن پر اس کی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائی بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

احادیث

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی وجہ سے اور ثواب آخرت کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ (صغائر) معاف ہو گئے۔

۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُودَهُ وَتَحَفَّظَ مِمَّا كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيهِ كَفَّرَ مَا كَانَ قَبْلَهُ۔ (رواہ احمد والبیہقی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے رمضان کے روزے اس شعور کے ساتھ رکھے کہ اسے اس کے حدود و قیود اور معارف و مسائل کا پتہ تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کرنا اور اپنا آپ بچانا اور اپنا روزہ بچانا ضروری ہے تو یہ روزہ اس کے لیے گزشتہ غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ بنے گا۔

۴- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: حَظَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَطَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخُصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيْنَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيْنَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمَوْاسَاةِ، وَشَهْرُ يُرَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ، وَعَتَقَ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجْرِهِ شَيْءٌ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذَقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَائِي، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَطْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرٌ، أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَأَخْرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ زَادَ هَامِ فِي رِوَايَتِهِ: فَاسْتَكْبَرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ، خَصَلْتَانِ تُرْضُونَ بِهَا رَبَّكُمْ، وَخَصَلْتَانِ لَا غِنَى لَكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصَلْتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهَا رَبَّكُمْ، فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَسْتَغْفِرُ وَتُؤْتِي الْفَتَى لَكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ. (رواه البيهقي)

۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرًا أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ اللَّصَائِمِ فَزَحْتَانِ فَزَحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَزَحَةٌ عِنْدَ لِقَائِي رَبِّي وَلَخَلُوفٌ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. (صحيح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے ہر عمل کا بدلہ (آخرت میں) دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے کہ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی براہ راست اس کا اجر دوں گا، بندہ مومن اپنی خواہشات اور کھانا پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو قسم کی خوشیاں ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی اس وقت اس کو ملے گی جب وہ اپنے رب سے ملے گا، روزہ دار کے منہ میں خالی پیٹ ہونے کے سبب جو بساند ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِكَعُوبَةً مَا تُرَدُّ. (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کی روزہ افطار کرتے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ضرور قبول ہوتی ہے، قبولیت کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں)۔

تم اپنے رب کو راضی کر سکو گے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی ہے (اور اس کلمہ کا ورد) دوسری استغفار (اپنے گناہوں سے توبہ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کی طلب) اور وہ دو باتیں جن سے تم کسی حال میں مستغنی نہیں ہو سکتے وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا حصول اور جہنم سے نجات مانگتے رہو۔

ترجمہ: حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری دن خطبہ دے کر فرمایا: لوگو تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، بابرکت مہینہ ایسا مہینہ جس کی ایک رات (لیلۃ القدر) ہزار مہینوں سے افضل و برتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل قرار دیا ہے، جس نے اللہ کی رضا کے لئے اس میں کوئی نیکی کی اسے دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر اجر ملے گا اور جس نے اس میں کوئی فرض ادا کیا اسے دوسرے مہینوں کے ستر فرض ادا کرنے کا اجر و ثواب ملے گا، رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہی ہے، یہ باہمی ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ جس میں مومن کے رزق میں کشادگی آتی ہے، جس نے اس ماہ کسی روزے دار کو افطاری کے لئے کچھ دیا وہ اس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنے گا۔ اور اس کو جہنم کی آگ سے چھڑائے گا اور افطار کرنے والے کو اتنا اجر ملے گا جتنا روزہ رکھنے والے کو ملے گا اور روزہ دار کا اجر کم نہیں کیا جائے گا (کہ اس نے دوسرے کے دیئے ہوئے کھانے سے روزہ افطار کیا) اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اسے اجر دے گا۔ ہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا کچھ نہیں ہوتا جس سے وہ کسی کا روزہ افطار کرائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اجر و ثواب اسے بھی دیا جائے گا جو لسی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرائے یا کھجور کے ایک دانے سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے، اور جس نے روزہ دار کو افطار کرا کے پیٹ بھر کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے پانی پلائے گا جس کے بعد اسے جنت داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ رمضان ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ نار جہنم سے نجات ہے جس نے اس ماہ اپنے مملوک (زیر دست) سے بوجھ کم کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر لے گا۔ ہمام کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رمضان میں چار باتوں کا زیادہ خیال رکھا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کر سکو گے اور دو ایسی ہیں جن سے تم مستغنی نہیں ہو سکتے وہ دو باتیں جن سے

۶- اگر مرض ایسا ہے جس میں دوائوں کی خوراک کو تبدیل کر کے دوا صبح و شام (سحری اور افطاری کے وقت) دی جاسکتی ہو اور اس کے مریض پر برے اثرات مرتب نہ ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں روزہ رکھنے کا مشورہ دیا جائے اور دوا کی خوراک کے اوقات سحری اور افطار میں مقرر کیے جائیں۔

۷- وہ بیمار جو رو بصحت ہوں لیکن اگر وہ روزہ رکھیں تو صحت دوبارہ خراب ہونے کا قوی امکان ہو تو ایسے بیمار روزہ نہ رکھیں اور صحت یاب ہونے کے بعد قضا روزے رکھیں۔

۸- تشبیہ: بیماری یا سفر کی وجہ سے کوئی شخص روزہ توڑتا ہے تو اس کے لیے رمضان کے تقدس کو ملحوظ رکھنا لازم ہے اور اسے چاہیے کہ کھلے عام کھانے پینے سے اجتناب کرے۔

اگر وہ ایسا کوئی کام جان بوجھ کے کرتا ہے تو یہ شرعاً گناہ ہے۔ روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دیتے وقت مریض کو یہ بات بھی بتا دینی چاہیے تاکہ وہ انجانے میں اس گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

روزوں کے حوالے سے مسلمان معالجوں کے لیے چند رہنما اصول

۱- مریض کو بیماری میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے البتہ مرض کی نوعیت اور روزے کی وجہ سے مرض اور اس کے جسم پر مرتب ہونے والے ممکنہ اثرات وہ بنیادی عوامل ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے مریض اور ڈاکٹر باہمی مشورے سے روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کریں گے۔

۲- ایسی معمولی بیماری جس سے مریض کو نہ کوئی خطرہ لاحق ہو نہ اس کو وقتی طور پر زیادہ (نا قابل برداشت) تکلیف ہو اس صورت میں روزہ رکھنا چاہیے۔

۳- ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے سے جسم کے کسی عضو کے خراب یا ضائع ہونے کا اندیشہ ہو اس صورت میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ معالج کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس بیماری کے جسم پر اثرات کو تفصیلاً مریض کو سمجھا دے اور روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے۔ مثلاً گردوں کی دائمی بیماری یا اپنڈیکس (Acute Appendicitis) جب فوری آپریشن کرنا ضروری ہوتا ہے۔

۴- روزے کا فدیہ اسی صورت میں دیا جائے جب مرض سے مکمل صحت یابی کا امکان بہت کم ہو جیسے دائمی امراض یا کینسر وغیرہ۔

۵- اگر مریض کسی وقتی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں قضا روزے ضرور رکھے۔ بعض اوقات دائمی بیماریوں سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے اور ایسی صورت میں بھی قضا روزے رکھ لینا ضروری ہے اگرچہ پہلے فدیہ بھی دے چکا ہو۔

انجکشن اور روزہ

روزہ ٹوٹنے کے لئے ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ کوئی چیز بدن میں معتاد (Natural Orifices) راستے سے داخل ہو مثلاً منہ، کان، ناک یا مقعد کے ذریعے۔ غیر معتاد راستے سے کسی چیز کے بدن میں داخل ہونے سے اصولاً روزہ نہیں ٹوٹتا مثلاً جلد کے ذریعے کسی چیز کا جذب ہونا یا جلد کو چیر کے کسی چیز کا بدن میں رگ یا گوشت کے ذریعے داخل ہونا۔ اس بنیاد پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ انجکشن چاہے جلد، گوشت یا رگ میں لگایا جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہاں دو مزید باتوں کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔

۱۔ پہلی بات انجکشن کی نوعیت کے بارے میں ہے۔

(الف) طاقت کے لئے انجکشن مثلاً وٹامن کے انجکشن یا ڈرپ وغیرہ

(ب) دوسرے انجکشن مثلاً بخار یا درد وغیرہ کے لئے

۲۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ انجکشن کس مقصد اور نیت سے استعمال کیا جا رہا ہے۔

مریض خود انجکشن کے بارے میں فیصلہ کرے یا ڈاکٹر اس سلسلے میں مشورہ دے دونوں کو چاہیے کہ مندرجہ بالا باتوں کو سامنے رکھیں۔ مثلاً اگر کوئی مریض بیاس بھانے کے لیے یا بھوک مٹانے کے لیے روزے میں انجکشن کا استعمال کرتا ہے تو یہ روزے کی روح کے خلاف ہے اور اس مقصد یا اس نیت سے انجکشن کا استعمال انتہائی نامناسب حرکت ہے۔ لیکن اگر انجکشن درد یا بخار کے لئے استعمال کیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

رمضان میں مریضوں کے عمومی مسائل

رمضان میں مریضوں اور ڈاکٹروں کو بہت سے مسائل درپیش ہو سکتے ہیں لیکن اس

کتابچے میں عمومی مسائل پہ توجہ دی گئی ہے۔ ان میں چند درج ذیل ہیں:

۱۔ انجکشن۔ (ڈرپ) ایک وہ جو طاقت کے استعمال کے لئے ہوں (مثلاً وٹامن وغیرہ) اور دوسرے وہ انجکشن جو درد یا بخار وغیرہ کم کرنے یا اسی طرح کے دوسرے مقاصد کے استعمال کے لئے ہوں۔

۲۔ ناک، کان اور آنکھ میں دوائی کا استعمال

۳۔ زیر زبان اور جلد پر دوا کا استعمال

۴۔ دمہ کے مریضوں میں Inhaler کا استعمال۔ اور Spacer یا

Nebulization یعنی مشین کے ذریعے پھیپھڑوں میں دوا داخل کرنا

۵۔ انگلی کے ذریعے جائے پاخانہ کے اندرونی حصہ کا معائنہ کرنا

۶۔ انگلی کے ذریعے عورتوں کے زچگی کے دوران یا دوسری وجوہات کی وجہ سے بچہ دانی

کے اندرونی حصہ کا معائنہ کرنا۔

۷۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین

۸۔ دانت نکالنا اور Filling یا Scaling کرنا

۹۔ روزوں میں آپریشن کرنا

۱۰۔ چند متفرق مسائل

۱۱۔ چند عام بیماریوں میں روزوں کی صورت

درجہ ذیل سطور میں ان مسائل پہ علیحدہ علیحدہ گفتگو کی گئی ہے۔

آنکھ میں دوا ڈالنے کے بارے میں فقہاء کی عمومی رائے یہ ہے کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ ناک اور کان شرعی اعتبار سے معتاد راستے ہیں اور اصولاً ان کے ذریعے کسی خوراک یا دوا وغیرہ جسم میں داخل ہونے (اور کرنے) سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (البتہ کان میں پانی چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔

کان کے بارے میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اگرچہ کان کے بیرونی حصے (External Ear) کو ایک انتہائی باریک پردہ کان کے اندرونی حصے (Middle & Internal Ear) سے جدا کرتا ہے اور ظاہر آ کوئی چیز کان کے راستے سے حلق کے اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ عموماً دوا اس صورت میں استعمال کی جاتی ہے جب کان میں کوئی بیماری ہو۔ اور اس وقت اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اس پردے میں سوراخ (Perforation) ہو گیا ہو یا یہ پردہ پھٹ چکا ہو۔ اور یہ صورت حال علاج کے دوران بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ سوراخ اتنا باریک بھی ہو سکتا ہے کہ آنکھ سے نظر بھی نہ آئے۔ اور جب یہ پردہ پھٹ جائے یا اس میں سوراخ ہو جائے تو دوا آسانی سے حلق میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور شاید یہی وہ مختلف امکانات ہیں کہ جن کی وجہ سے فقہاء کی عمومی رائے یہ ہے کہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

البتہ کسی انفرادی خصوصی صورت میں جب کہ کان کے پردے کے صحیح اور سالم ہونے کا سو فیصد یقین ہو تو ایسی صورت میں مریض کو دوا کے استعمال کے باوجود روزے کے فاسد نہ ہونے کی بات کی جاسکتی ہے لیکن جیسے اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ چونکہ بیماری میں دوا کے استعمال کے دوران بھی پردہ پھٹنے کا امکان ہوتا ہے اس لئے ایسے مشورے دینے میں بہت ہی

کسی خصوصی صورت حال مثلاً درد وغیرہ میں انجکشن کا استعمال کرنا یا نہ کرنا مریض کے اپنے تقویٰ پر بھی موقوف ہے اگر وہ سمجھتا ہے کہ درد کو افطاری تک برداشت کر سکتا ہے اور اجازت کے باوجود انجکشن نہیں لگاتا تو اللہ اسے یہ تکلیف برداشت کرنے کا اجر عطا فرمائے گا۔ البتہ اگر صورت حال ایسی ہو کہ تکلیف سے جسم کے کسی عضو کو شدید نقصان پہنچنے یا موت واقع ہو جانے کا امکان ہو تو ایسی ناگزیر ضرورت میں نہ صرف مریض کے لئے لازمی ہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ ڈاکٹر کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ مریض کو صورت حال سے مکمل طور پر آگاہ کر کے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے۔ ڈاکٹر کے لئے صورت حال کا اندازہ کرنے کا ایک بہترین اصول یہ ہے کہ وہ خود کو مریض کی جگہ پر رکھ کر فیصلہ کرے کہ اگر خود اس کو ایسی صورت حال پیش آتی تو وہ کیا فیصلہ کرتا؟

مریض کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ وہ کسی مخصوص بیماری میں ضرورت (یعنی انجکشن لگانے یا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے) کا تعین کرنے کے لئے کسی متدین ڈاکٹر ہی سے مشورہ کرے۔ مریض اور ڈاکٹر کو فتویٰ اور تقویٰ دونوں کو سامنے رکھتے ہوئے باہم مشورے سے فیصلہ کرنا چاہیے۔ البتہ بعض صورتوں میں مریض کو یہی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ اس کی ضرورت کتنی ہے مثلاً درد کی شدت کا اندازہ کرنے کا واحد ذریعہ مریض خود ہی ہے جو یہ فیصلہ کرے کہ اب اس کو انجکشن کی ضرورت ہے یا نہیں۔

زیر زبان (Sub Lingual) گولی کا استعمال

دل کے مریض عام طور پر درد کے لئے زیر زبان گولی کا استعمال کرتے ہیں اور چونکہ گولی کا کچھ نہ کچھ حصہ یا اجزا لعاب کے ساتھ معدے میں چلے جاتے ہیں اس لئے اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

انہیلر (Inhaler) پمپ کا استعمال

انہیلر (Inhaler) کے ذریعے دوا عموماً دمہ کے مریض استعمال کرتے ہیں اور دوا کا زیادہ حصہ سانس کی نالی کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتا ہے لیکن کچھ دوا حلق میں چلی جاتی ہے جو معدے میں پہنچ جاتی ہے اور اس وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی صورتحال Spacer (یا Nebulizer) جو انہیلر کے نعم البدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے) کے ذریعے دوا کے استعمال کی بھی ہے اور ان سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

آپریشن (Surgery) اور روزہ

آپریشن دو طرح کے ہوتے ہیں:

- ۱- وہ جن کو فوری طور پر (Emergency) میں کرنا ضروری ہوتا ہے
- ۲- وہ جو کسی بھی مناسب وقت پر (Plan) کر کے کئے جائیں۔ ان کو Cold Operation بھی کہتے ہیں یعنی جن کو جلدی میں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

اول الذکر تو روزے کے دوران فوری طور پر کر لئے جائیں مثلاً Appendicitis یا حادثے کی صورت میں ہڈی کا ٹوٹ جانا وغیرہ۔

زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوگی اور بہتر یہی ہے کہ عام قاعدے پر عمل کرتے ہوئے روزہ فاسد ہونے کی بات ہی کی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دانت نکلوانا

دانت نکلوانے کے لئے عام طور پر (Local Anesthesia) کا استعمال کیا جاتا ہے اور دانت نکلواتے وقت پانی کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ اس بات کا قوی امکان موجود ہوتا ہے کہ اس دوران پانی، دوا، خون، مسوڑوں کے گوشت کے اجزاء یا دانت کے اجزاء (Plaques) وغیرہ میں سے کوئی چیز حلق سے نیچے اتر جائے اور اس طرح روزہ ٹوٹ جائے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ صرف اشد ضرورت میں ہی افطار سے پہلے دانت نکلوایا جائے اور اگر ممکن ہو تو بہتر یہی ہے کہ افطار کے بعد دانت نکلوایا جائے یہی صورت دانت کی filling اور Scaling میں بھی ہوتی ہے اور یہ افطاری کے بعد ہی کرنی چاہیے۔

مقعد یا بچہ دانی (اندام نہانی) کے اندرونی حصے کا انگلی کے ذریعے معائنہ کرنا

(PR and PV Examination)

اگر معائنے کے دوران انگلی پر پانی یا دوا وغیرہ کا استعمال کیا گیا ہے تو اس طرح روزہ فاسد ہو گا اور مریض کو قضا لازم ہوگی۔ البتہ بالکل خشک انگلی سے معائنہ کرنے کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اس طرح اگر مریض نے بوا سیر کے علاج کے لئے مقعد کے اندر کے حصے پر دوا کا استعمال کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی اور یہی حکم مقعد کے ذریعے دوسری دواؤں مثلاً حقنہ (Suppositories) وغیرہ کا بھی ہے۔ قبض یا کسی دوسری ضرورت کے لئے اینما (Enema) کے استعمال سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسری قسم یعنی Cold Surgery میں مریض کو سمجھا دیا جائے کہ آپریشن کو رمضان کے بعد تک بہ آسانی موخر کیا جاسکتا ہے اور ایسا کرنے سے اس کو کوئی خاص خطرہ بھی نہیں ہوگا۔ اس طرح اس کو رمضان کے بابرکت مہینے کے روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے گی۔

بعض استثنائی صورتوں میں (Exceptional Circumstances) دوسری قسم کے آپریشن بھی رمضان میں ہی کرنے پڑسکتے ہیں۔ مثلاً کوئی صاحب بیرون ملک سے مختصر مدت کی چھٹی پر آئے ہیں اور اسے دوران رمضان میں یا اس کے فوری بعد واپس جانا ہے اور وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپریشن رمضان ہی میں کر لیا جائے ایسی صورت میں مریض کے لئے آپریشن کے دوران روزے نہ رکھنے کی صورت میں قضا لازم ہوگی۔

اگر مریض کا روزہ ہے اور افطار کے بعد آپریشن کی سہولت موجود ہے اور آپریشن بغیر کسی نقصان کے افطار تک موخر کیا جاسکتا ہے تو بہتر ہے کہ ایسا کر دیا جائے۔

جن آپریشنز میں Local Anaesthesia استعمال ہو مثلاً آنکھ کے آپریشن یا جسم پر معمولی زخم یا پھوڑے وغیرہ کا آپریشن تو یہ روزے کے دوران بھی کئے جاسکتے ہیں اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہاں یہ بات بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ اگر کوئی مریض یا ڈاکٹر آپریشن کو رمضان تک صرف اس لئے موخر کرتے ہیں کہ چلو اس طرح روزوں سے بھی جان چھوٹ جائے گی تو یہ انتہائی نامناسب ہے کیونکہ یہ رمضان جیسی اہم عبادات کے بارے میں ایک بہت غیر محتاط اور ناروا رویہ ہوگا۔

درج بالا دونوں صورتوں میں جتنے روزے نہیں رکھے گئے بعد میں اتنی تعداد قضا روزے رکھ کر مقدار پوری کرنا فرض ہوگا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اگر حمل یا رضاعت کے دوران روزہ رکھنے سے خود اسکی یا بچے کی جان کو خطرہ ہو تو پھر اس وقت روزہ نہ رکھنا اور بعد میں قضا رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین

(Pregnancy and Lactation)

حاملہ (Pregnant) اور دودھ پلانے والی (Lactation) خواتین بھی روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے معاملے میں مریض کے حکم میں ہیں اگر حاملہ عورت روزہ رکھنے سے خود تکلیف کی شدت کو محسوس کرتی ہو یا وہ خود تو حمل کی وجہ سے اپنی کسی موجودہ بیماری سے واقف نہ ہو یا روزہ کی وجہ سے دوران حمل پیدا ہونے والی متوقع مضر اثرات سے لاعلم ہو لیکن ڈاکٹر کو یہ علم ہو کہ اس وقت حمل اور روزے کے جمع ہونے کی وجہ سے حاملہ عورت ایک ایسی صورت حال سے دوچار ہو سکتی ہے کہ اگر وہ روزہ رکھتی ہے تو آئندہ اسے کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہونے کا قوی خدشہ ہے جو خود اسے یا اس کے ہونے والے بچے کے لئے باعث تکلیف ہو گا تو ڈاکٹر اسے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے سکتا ہے۔ عورت خود اپنے تجربہ کی بنیاد پر بھی روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

اسی طرح بچے کو اپنا دودھ پلانے والی عورت اگر تجربہ کی بنیاد پر قوی امکان محسوس کرے کہ اسے خود یا بچے کو روزہ رکھنے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے یا معالج ڈاکٹر محسوس کرے کہ اگر یہ عورت روزہ رکھ کر بچے کو دودھ پلاتی رہے تو اسے یا اس کے بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو وہ روزہ نہ رکھنے کا فیصلہ کر سکتی ہے اور ڈاکٹر بھی اسے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے سکتا ہے۔

گردے کی بیماریاں

گردے کی پتھری (Kidney stone / Renal Calculus)

گردے میں پتھری ہو تو اس سے بسا اوقات درد پیدا ہوتا ہے جو بہت شدید بھی ہو سکتا ہے۔ یہ عموماً اس وقت شدید ہوتا ہے جب پتھری اپنی جگہ سے حرکت کرے۔

پانی کم پینے تو پیشاب بھی کم آتا ہے اور زیادہ گاڑھا (Concentrated) ہوتا ہے اور اس کے اندر کچھ اجزاء (Crystals) گردے کے اندر پتھری پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لئے گردے کے مریضوں کو زیادہ پانی استعمال کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

رمضان میں پانی کے کم استعمال سے گردے کی پتھری کے مریضوں کو درد شروع ہو سکتا ہے خاص کر گرمیوں کے روزوں میں اس کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اگرچہ کچھ مریضوں میں روزوں کے باوجود درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ اگر مریض کو یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ روزہ رکھنے سے اسے شدید درد شروع ہو جاتا ہے تو ایسے مریضوں کو سال کے دوسرے مہینوں (جب موسم سرد ہو اور دن چھوٹے ہوں) میں قضا روزے رکھنے چاہئیں۔

چند متفرق مسائل

۱- خون دینے (معائنے کے لیے یا کسی مریض کو خون دینے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ خون افطاری کے بعد دیا جائے کیونکہ روزے کے دوران خون دینے سے کمزوری کا احتمال ہو سکتا ہے اور خون دینے والے کو تکلیف بھی ہو سکتی ہے۔

مریض کو رگ کے ذریعے خون دینے (Blood Trasfusion) سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ چاہے کل خون (Blood or Blood Products) دیا جائے یا خون کا کوئی ایک حصہ (جز) دیا جائے۔

۲- اینڈوسکوپ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اینڈوسکوپ اور اس پر لگائی گئی دوا اور پھر اینڈوسکوپ کے دوران پانی کا استعمال سب روزہ ٹوٹنے کے اسباب ہیں۔

۳- جلد کے اوپر کوئی دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴- حقہ، سگریٹ، پان اور نسوار وغیرہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۵- مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر چبانے سے پرہیز کیا جائے البتہ ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کرنا مکروہ ہے اور اگر ٹوتھ پیسٹ نکل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۶- جائے پیشاب (Urethra) میں کوئی چیز یا دوا داخل کرنے مثلاً (Cathetre) سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ مٹانے کا پیٹ کے اندر سے کوئی تعلق

یا واسطہ نہیں ہے۔

درجہ ذیل صفحات میں چند عام بیماریوں میں روزے کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

سانس کی بیماریاں

دمہ یا Asthma

ان بیماریوں کو سانس کی تکلیف کبھی کبھار بھی ہو سکتی ہے جو وقتی طور پر دوا کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتے ہیں اور پھر کئی کئی دن یا ہفتے دوائی کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ایسے مریضوں کو تو روزہ رکھنا چاہیے۔ البتہ Asthma کے وہ مریض جن کو روزانہ دوائی کی ضرورت پڑتی ہے اور گولیاں اور Inhalors دونوں استعمال کرنا ضروری ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں جب دن چھوٹے ہوں یا ان کی بیماری میں کافی کمی ہو جائے تو فضا کٹے ہوئے روزے پورے کر لیں۔ اور اگر بیماری کا اتنا بہتر ہونے کا امکان کم ہو کہ وہ روزے رکھ سکیں تو بہتر ہے کہ بروقت فدیہ ادا کر دیں۔ COPD کے مریض جن کے سینے کی تکلیف اتنی زیادہ ہو کہ سانس مسلسل خراب رہتا ہو اور دواؤں کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا تو ایسے مریضوں کے لئے روزے نہ رکھنا بہتر ہے۔

سانس کی بیماریوں کے بعض مریضوں کی حالت خصوصاً دو موسموں میں زیادہ خراب ہو سکتی ہے یعنی بہار میں یا سخت سردی کے دنوں میں۔ ایسے مریضوں کو اپنی حالت کی سنگینی کے بارے میں خود فیصلہ کر کے روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ اصول یہی ہے کہ اگر ایسے موسموں میں سانس کی تکلیف زیادہ ہو جائے تو قضا روزہ دوسرے اوقات میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔

روزے کے دوران Inhalors کے استعمال کے بارے میں شرعی نقطہ نظر پہلے بیان ہو چکا ہے اس کو بھی دوبارہ پڑھ لیا جائے تاکہ روزہ کے بارے میں فیصلہ کرنا آسان ہو۔

گردے کی طویل المدتی بیماری

(Chronic Renal Failure)

اس بیماری میں گردے خون کی صفائی کا کام صحیح طور پر نہیں کر سکتے اور اس کے نتیجے میں خون کے اندر زہریلے مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ بیماری پانی کے کم استعمال کی وجہ سے نہ صرف زیادہ ہو سکتی ہے بلکہ بعض اوقات انتہائی خطرناک صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ حتیٰ کہ موت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اس لئے اس بیماری کے مریضوں کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور فدیہ دینا چاہیے۔

یہی اصول ان مریضوں کا ہے جن کو گردے کی خرابی کی وجہ سے مشین کے ذریعے بار بار خون کی صفائی (Hemodialysis or Peritoneal dialysis) کروانی پڑتی ہے ان کو روزہ رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

Acute Renal Failure کے مریضوں کو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دواؤں اور پانی کا مناسب اور بروقت استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اس بیماری میں مکمل صحت یابی کا امکان زیادہ ہوتا ہے اس لیے ان مریضوں کو صحت یابی کے بعد قضا روزے رکھنے کا موقع مل سکتا ہے۔ البتہ اگر بیماری دائمی (Chronic) صورت اختیار کر لے تو پھر فدیہ دینا ہو گا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

یرقان

یرقان کا لفظ عام طور پر آنکھوں کے ذرد ہونے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو خون میں Bilirubin کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ Bilirubin کی زیادتی سوزش جگر (Hepatitis) کے علاوہ خون کی بیماریوں اور دوسری وجوہات کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے مثلاً خون میں سرخ جراثیموں (RBCs) کے ٹوٹنے کی وجہ سے یا بعض اوقات جگر کے Bilirubin کو صاف کرنے کی سست رفتاری کی وجہ سے مثلاً (Gilbert Syndrome) یرقان کا باعث ہو سکتا ہے۔ آخر الذکر دونوں صورتوں میں روزے رکھنے کی ممانعت نہیں ہے البتہ سوزش جگریا Hepatitis میں صورتِ حال مختلف ہوگی۔

Acute Hepatitis چاہے اس کی وجہ Virus ہو مثلاً A, B, C, E Hepatitis یا دواؤں کے مضر اثرات (Side effects)۔ دونوں صورتوں میں شروع کے چند دن یا ہفتے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش موجود ہوگی کیونکہ عام طور پر ان دنوں میں مریضوں کو کھانے میں میٹھی چیزوں (گلوکوز وغیرہ) کا استعمال زیادہ کرنا پڑتا ہے ایسے مریض اگر زیادہ دیر تک کھانے کا استعمال نہ کریں تو خون میں شوگر کی کمی واقع ہو سکتی ہے جو صحت کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔

Chronic Hepatitis کے مریض (Hepatitis B & C) یا کالا یرقان۔

ہیپاٹائٹس "B" اور "C" کے وہ مریض جن کو کوئی Complication نہ ہو اور صرف ALT زیادہ ہو تو یہ مریض عام طور پر روزہ رکھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان کو چاہیے کہ ان مریضوں کو سمجھا دیا جائے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے ان کی بیماری زیادہ ہونے کا احتمال بہت کم

ہے اور بعض مریضوں (مثلاً جن کا وزن زیادہ ہو) میں تو روزے سے فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ ان مریضوں کو یہ بات بھی بتا دینی چاہیے کہ اگر ان کو اس کے علاج کے لئے انجکشن کی ضرورت ہے تو ایک مہینہ انتظار کریں اور رمضان کے بعد انجکشن شروع کریں۔ اس سے ان کی بیماری بڑھنے کا کوئی امکان نہیں اور چونکہ ان کو اللہ نے رمضان کے روزے رکھنے کا موقع دیا ہے تو ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

وہ مریض جن کو Hepatitis کے ساتھ ساتھ کوئی Complication مثلاً پیٹ میں پانی کا جمع ہو جانا (Ascites) یا جگر کی بیماری کی وجہ سے نیم بے ہوشی (Hepatic Encephalopathy) کی صورت حال پیدا ہو گئی ہو تو ان مریضوں کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور فدیہ دینا ہی زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ بعد میں بھی روزے رکھنے سے ان کو تکلیف کے زیادہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور مکمل صحت یابی کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ بعض استثنائی صورتوں میں یہ دونوں بہت کم مریضوں میں (Complications) وقتی بھی ہو سکتی ہیں اور ٹھیک ہونے کے بعد کئی کئی ماہ اور سال یہ مریض ٹھیک رہتے ہیں۔ یہ استثنائی صورت (Exceptional Condition) چند مریضوں میں ہی ہوتی ہے اور مریض اور معالج باہمی (Discussion) کے بعد روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ مرض کی حالت اور موسمی حالات کے مطابق کر سکتے ہیں۔ بہر حال اصول یہی ہے کہ اگر روزے کی وجہ سے مرض کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

شوگر کی بیماری

شوگر کے مریض دو قسم کے ہوتے ہیں اور وہ اس کے مطابق دوائی استعمال کرتے ہیں

۱۔ وہ مریض جن کو انسولین کی ضرورت ہوتی ہے۔

شوگر کے Control کے لیے مریض کو انسولین کے انجکشن مسلسل استعمال کرنے پڑتے ہیں اور اس کے بغیر شوگر بہتر طریقے سے کنٹرول نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے ان کو Insulin Dependent مریض کہتے ہیں۔ انجکشن عام طور پر کھانے سے پہلے لگایا جاتا ہے۔ ان مریضوں میں بعض اوقات انجکشن کے استعمال سے خون میں شوگر کی مقدار میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور یہ امکان ان مریضوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے جو شوگر کیلئے گولیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے وہ مریض جو انسولین استعمال کرتے ہیں ان کے لئے عمومی طور پر روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہوتا ہے اور ان کو فدیہ دینا چاہیے۔ کیونکہ اس بات کا امکان بہت کم ہوتا ہے کہ مریض اتنا ٹھیک ہو جائے کہ اس کو انسولین کی ضرورت بھی نہ رہے اور روزہ رکھنے کے قابل بھی ہو جائے۔

۲۔ شوگر کے وہ مریض جو گولیوں کا استعمال کرتے ہیں۔

گولیاں عمومی طور پر دو گروپس کی ہوتی ہیں۔

ایک گروپ (Biguanides) کہلاتا ہے جو بازار میں Glucophage اور دوسرے ناموں سے دستیاب ہیں۔ یہ دوا خاص کر موٹے لوگوں میں زیادہ تجویز (Prescribe) کی جاتی ہے۔ اگر مریض صرف ان کا استعمال کر رہا ہے تو یہ مریض عام طور پر روزے رکھ سکتا ہے۔

دوسرا گروپ Sulphonylurea کہلاتا ہے اور بازار میں یہ Daonil اور دوسرے ناموں سے دستیاب ہے۔ یہ دوا نسبتاً کم وزن کے لوگوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ مریض روزے رکھ سکتے ہیں لیکن اگر ان میں شوگر کے کم ہونے کی پرانی History موجود ہے تو ڈاکٹر کو چاہیے کہ اس صورت میں مریض کو مکمل طور پر دوا کے اثرات سے بھی آگاہ کرے اور باہمی Discussion کے بعد روزے رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کریں۔

عام طور پر دوا کا استعمال صبح اور شام کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر حضرات دوا کی Dose کو (Readjust) کر کے سحری میں کم اور شام میں زیادہ کر سکتے ہیں تاکہ دن میں روزے کے دوران (Hypoglycemia) خون میں شوگر کی کمی کا امکان کم سے کم ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحبان کو چاہیے کہ مریض کو روزوں سے پہلے ایک مرتبہ دوبارہ بدن میں شوگر کی کمی (Hypoglycemia) کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامات واضح طور پر سمجھا دیں تاکہ اگر مریض کو روزے کے دوران یہ علامات ظاہر ہوں تو وہ روزہ توڑ کر کوئی میٹھی چیز کھالے اور بعد میں قضا روزہ رکھ لے۔ شوگر کی کمی کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا

۲۔ ہلکے ٹھنڈے پسینے آنا

۳۔ زیادہ بھوک لگنا اور میٹھی چیز کھانے کی فوری خواہش پیدا ہونا

۴۔ ذہنی حالت کا متغیر ہونا (Disorientation)

۵۔ بے ہوشی طاری ہونا

معدے کی بیماریاں (السر یا زخم معدہ) اور تیز ابیت

معدہ اگر خالی ہو تو معدے میں تیز ابیت کی مقدار بڑھ جاتی ہے اس لئے جلن پیدا ہوتی ہے۔ اور کسی مریض کو معدے کا السر ہے تو تیز ابیت کی زیادتی کی وجہ سے السر کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معدے میں درد پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات تو معدے کا زخم اتنا بڑھ سکتا ہے کہ معدے میں سوراخ (Perforation) بھی پیدا کر دے۔

معدے کی تیز ابیت کم کرنے اور السر کے علاج کے لئے الحمد للہ بہت سی ادویات دستیاب ہیں اور ان کا اثر چند گھنٹوں سے لے کر ایک یا دو دن (۲۴ سے ۴۸ گھنٹے) تک ہوتا ہے۔ اس لئے دوا کے استعمال کے بعد اب اس بات کا امکان بہت کم ہوتا ہے کہ مریض کو کوئی خطرہ مثلاً تیز ابیت کے بڑھنے یا (Perforation) کا خطرہ لاحق ہو۔ اگر مریض سحری میں زیادہ اثر والی اور زیادہ دیر تک اثر رکھنے والی (Long Acting) دوا استعمال کریں تو بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ بہت کم مریض ایسے ہوتے ہیں جو دوا کے کم استعمال کے باوجود تکلیف میں ہو سکتے ہیں۔ جن کو روزہ نہ رکھنے کی رعایت دی جاسکتی ہے۔

کچھ خصوصی حالات جن میں معدے کی تیز ابیت اور زخم بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مثلاً (Zolinger Ellison Syndrome) تو ان میں روزہ رکھنے سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ معدے کی کئی دوسری بیماریاں مثلاً بد ہضمی (Dyspepsia) وغیرہ روزے میں بہتر ہو جاتی ہیں بشرطیکہ سحری اور افطاری میں احتیاط برتی جائے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ رمضان میں افطاری کے بعد چٹ پٹے اور پٹھارے دار پکوانوں سے اجتناب کرنے سے نہ صرف نظام ہضم ٹھیک رہتا ہے بلکہ انسان رمضان کی راتوں میں شب بیداری اور عبادت کر کے اللہ کی رحمتیں اور بخشش بھی سمیٹتا ہے۔

آخر الذکر دو علامات مریض خود نہیں بلکہ دوسرے لوگ ہی دیکھ پاتے ہیں اور اس صورت میں موجود آس پاس کوئی شخص اس مریض کو روزے کی حالت میں ہی کوئی میٹھی چیز فوراً کھلا کر نزدیکی ڈاکٹر کے پاس یا ہسپتال لے جائے۔ یہ روزہ بعد میں قضا رکھ لیا جائے۔

شوگر کے تمام مریضوں کو عموماً اور رمضان کے دوران خصوصاً اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی میٹھی چیز مثلاً چینی، ٹافیاں وغیرہ ضرور رکھنی چاہیے تاکہ کسی بھی ایمر جنسی کی صورت میں اس کا استعمال کیا جاسکے۔ نیز شوگر کے مریض ہمیشہ اپنے ساتھ ایک کارڈ رکھیں جس میں نشاندہی کی گئی ہو کہ وہ شوگر کے مریض ہیں تاکہ بے ہوشی کی صورت میں انہیں ابتدائی طبی امداد مہیا کی جاسکے۔

یاد رکھئے کہ شوگر کے نیم بے ہوش مریض کے خون میں شوگر کم یا زیادہ ہو سکتی ہے لیکن اصول یہ ہے کہ اگر کسی یا زیادتی کا فیصلہ کرنے میں شک ہو تو انتظار کیے بغیر مریض کو روزے کی حالت میں ہی فوری طور پر چینی دی جائے کیونکہ ایسا نہ کرنے سے مریض کو زیادہ خطرہ ہو گا اور اگر مریض کا شوگر کم ہے تو یہ مریض کی موت کا سبب بن سکتا ہے۔ لیکن اگر مریض کا شوگر زیادہ ہے اور آپ اس کو کچھ مزید بھی دے دیں تو وقتی طور پر شوگر کی زیادتی زندگی کے لیے خطرے کا سبب نہ بنے گی۔

Angina

دل کی دوسری بیماری Angina کہلاتی ہے جس میں مریض کو سینے یا ہاتھ میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ درد اگر صبح شام دوا کے استعمال سے کنٹرول ہو سکے تو روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر درد کنٹرول کرنے کے لیے دن میں بھی دوا استعمال کرنی پڑ رہی ہو تو ایسے مریضوں کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ درد زیادہ وقت ہو تو دل کی تکلیف خطرناک صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اکثر اوقات دواؤں کے استعمال سے بہت افاقہ ہو جاتا ہے اور یہ بعد میں قضا روزے رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بصورت دیگر فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔

☆...☆...☆

دل کی بیماریاں

Congestive Heart Failure

اس بیماری میں دل اپنی پوری قوت سے خون کو پمپ نہیں کر سکتا جس کے پمپنگ میں ویدیریں (وہ ریگیں جن میں کم آکسیجن والا خون ہوتا ہے) یا Veins پھول جاتی ہیں اور دل کا Size بھی بڑھ جاتا ہے اس کے نتیجے میں مریض کو سانس لینے میں تکلیف واقع ہوتی ہے اور سانس جلد پھول جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ پاؤں میں سوجن بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ بیماری کم ہوتی ہے اور صبح شام دوائی استعمال کرنے سے مریض ٹھیک رہتا ہے اور اس کو سانس کی تکلیف یا پاؤں کی سوجن وغیرہ نہیں ہوتی ایسے مریض روزہ رکھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ محسوس کریں کہ سانس کی تکلیف ہے تو پھر روزہ رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

یہ بیماری جب زیادہ ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ معمولی کام کرنے سے بلکہ بعض اوقات تو بیٹھے بیٹھے یا لیٹنے سے بھی سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اور دوسری دواؤں کے ساتھ ساتھ اکثر پیشاب آور دوائیں بھی استعمال کرنا پڑتی ہیں جس کی وجہ سے پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔ ایسے مریض جن کو بیماری زیادہ ہو، ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور بعد میں جب حالت بہتر ہو جائے تو قضا روزے رکھے جاسکتے ہیں۔

چند صورتیں ایسی بھی ہیں جن میں مکمل صحت یابی کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے مثلاً (Cardiomyopathy) اور ایسے مریضوں کو فدیہ دینا ہی بہتر ہے۔

شیزوفرینیا (Schizophrenia)

اس مرض کے علاج کے لیے نئی دواؤں اور طویل دورانیے کا اثر رکھنے والے انجکشن کی دریافت سے مریضوں کے علاج پہ خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔ علاج کے لیے نئی دواؤں کا ایک سے دو دفعہ (سحر و افطار) استعمال ممکن ہے۔ طویل دورانیے کا اثر رکھنے والے انجکشن کا استعمال عموماً دو سے چار ہفتے کے لیے موثر ہوتا ہے۔ ان دواؤں کے مضر اثرات کے علاج کے لیے جو دوائیں (Anti-Cholinergics) استعمال ہوتی ہیں وہ بھی دو وقت (سحر و افطار) دی جاسکتی ہیں۔ مریضوں کے لیے یہ تمام مشورے بیماری کے شدید دور کے گزر جانے کے بعد کے لیے ہیں۔

گھبراہٹ (Anxiety Disorder)

ان امراض میں علاج کے لیے (Benzodiazepines) اور (Anti-Depressants) موثر ہوتی ہیں جبکہ گھبراہٹ کے جسمانی عوامل پر قابو پانے کے لیے (Beta-Blockers) استعمال ہوتی ہیں۔ یہ دوائیں بھی شدید دور کے گزر جانے کے بعد ایک یا دو وقت (سحر و افطار) استعمال کی جاسکتی ہیں۔

مرگی (Epilepsy)

اگرچہ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ نہیں ہے تاہم ایسے مریضوں کی ایک بڑی تعداد کا علاج ماہر نفسیات (Psychiatrist) ہی کرتے ہیں۔ اس بیماری میں استعمال ہونے والی وہ دوائیں جو دو وقت دی جاتی ہیں۔ وہ باسانی سحر و افطار میں دی جاسکتی ہیں تاہم اس بیماری کے علاج میں استعمال ہونے والی کچھ دوائیں دن میں تین مرتبہ بھی تجویز کی جاتی ہیں تاہم رمضان میں اس کی خوراک کو تبدیل کیا جاسکتا ہے، جیسے سحر و افطار اور بعد از تراویح، کچھ صورتوں میں دوائی کی مقدار بڑھا کر اسے دو وقت (سحر و افطار) بھی دیا جاسکتا ہے۔

روزہ اور نفسیاتی بیماریاں

کتاب کے اس حصے میں ان مسائل کا ذکر ہو گا جو نفسیاتی بیماری میں مبتلا مریضوں کو روزے کی حالت میں پیش آسکتے ہیں۔ اور یہ کہ ان پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔ مثلاً مریض جن کے رویوں میں واضح خلل موجود ہوتا ہے اور ساتھ ہی اپنی کیفیت سے آگہی کا فقدان بھی ہوتا ہے، وہ اس حالت میں نہیں ہوتے کہ روزہ رکھ سکیں۔ لیکن جب ان بیماریوں کا شدید دور گزر جائے اور اپنی حالت میں آگہی واپس آجائے تو مریض روزہ رکھنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ ایسے مریض ڈاکٹر کے مشورے سے اپنی دواؤں میں ایسی مناسب تبدیلی لاسکتے ہیں جو انہیں روزہ رکھنے کے قابل بنا سکے۔ کچھ بیماریاں اور ان کے بارے میں ضروری معلومات درج ذیل ہیں:

اُداسی کی بیماری (Depression)

اس بیماری کے شدید دور کے گزر جانے کے بعد ایک مریض ہر 24 گھنٹے میں (Anti-Depressants) کی بالعموم ایک خوراک کے استعمال سے روزے کو قائم رکھ سکتا ہے۔ یہ خوراک حسب ہدایت افطار کے بعد یا سحری کے وقت لی جاسکتی ہے۔

دو قطبی بیماری (Bipolar Affective Disorder)

اس بیماری کے شدید دور کے گزر جانے کے بعد ایک مریض ہر 24 گھنٹے میں ایک سے دو مرتبہ احتیاطی دوائیں استعمال کرتے ہیں تاکہ دیر پا اثر قائم رہ سکے۔ یہ استعمال رات کے وقت افطار کے بعد اور کچھ صورتوں میں سحری کے وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔

اگرچہ کئی صورتوں میں نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا مریض بغیر کسی مسئلے کے روزہ رکھنے کے قابل ہوتے ہیں تاہم دوائیوں کی مقدار اور دوائی لینے کے اوقات کا خیال رکھنا اور اگر ضرورت پڑے تو از سر نو متعین کرنا ضروری ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ کچھ مریض اپنی بیماری یا علاج کی ضروریات کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں ہوں گے تاہم جہاں تک ممکن ہو روزہ رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ کیونکہ روزہ انہیں اپنی خودی، اپنی روزمرہ معمولات پر دسترس، روحانی صحت اور اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے قابل ہونے کی وجہ سے ایک عظیم مسلم ائمہ کا حصہ ہونے کا احساس دلائے گا جو ان کی نفسیاتی صحت کے لیے بھی بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔

ذیل میں اس حوالے سے چند عام سوالات اور ان کے جوابات دیے جاتے ہیں۔

سوال: (۱) خواب آور دوائیاں استعمال کرنے والے مریض اگر مستقلاً سحری میں نہ اٹھ سکیں تو ان کے لیے کیا حکم ہے؟

روزہ کے لیے سحری کے وقت کچھ کھانا پینا مسنون ہے، لازم نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”تسحر و افان فی السحورِ برکة“ [صحیح البخاری] (سحری کیا کرو، بے شک سحری میں برکت ہے) اگر کوئی شخص کسی بھی وجہ سے سحری کیے بغیر رمضان کا روزہ رکھ لے اور رات سے روزہ رکھنے کی نیت کی ہو یا پھر نصف النہار سے پہلے نیت کر لے تو اس کا روزہ درست شمار ہو گا۔

یہاں یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ چونکہ خون میں شکر کی مقدار کی کمی اور نیند کی بے قاعدگی کے دورے آنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اس لیے مریضوں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ سحری میں اچھی خوراک لیں اور افطاری میں دیر نہ کریں۔ جہاں تک نیند کی بے قاعدگی کا تعلق ہے، مریضوں کو رمضان میں سونے کے لیے نئے معمول پر چلنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے جیسے تراویح کے فوراً بعد سو جانا اور سحری کے بعد نہ سونا، اس معمول پر عمل کرنے سے عبادت کے لیے بھی اچھا خاصا وقت مل سکتا ہے۔

ڈاکٹروں کو چاہیے کہ مریضوں کی دوران رمضان جس قدر ممکن ہو، روزہ رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں اور حتی الامکان مدد فراہم کریں۔ اس کے علاوہ جو مریض روزہ رکھنے پر قادر نہ ہوں، ان کو بھی مناسب معلومات فراہم کریں۔ یہ ان مسلمان مریضوں کے لیے نفسیاتی طور پر بہت مفید ہو سکتا ہے جن کو اپنے دینی فرائض کو پورہ نہ کر سکنے کی وجہ سے احساس جرم ہونے کا امکان ہو۔ ڈاکٹروں کے لئے خود سے اس بات کا خیال رکھنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ مریض اپنے ڈاکٹر سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان معاملات پر ان کی رہنمائی کریں گے۔ اگر ڈاکٹر یہ سوچتا رہے کہ مریض کو ان باتوں کا پتہ ہو گا اور اگر پتہ نہ ہو تو وہ پوچھ لے گا یا یہ کہ یہ تو مریض کا ذاتی / دینی معاملہ ہے، تو یہ غالباً اس کا غلط اندازہ ہو گا۔

سوال: (۲) اگر دواؤں کے حسب ہدایت استعمال کے باوجود طبیعت بگڑ جائے تو کیا روزہ توڑا جاسکتا ہے؟ اگر ہاں تو بعد میں اس کی قضا کی کیا صورت ہوگی؟

سوال: (۳) دواؤں کے مضر اثرات کی وجہ سے طبیعت بگڑ جائے تو کیا روزہ توڑا جاسکتا ہے؟ اگر ہاں تو بعد میں قضا کی کیا صورت ہوگی؟

شریعتِ مطہرہ کی زوسے “مرض” ان اعذار میں سے ہے جن کی وجہ سے روزہ دار کو روزہ کھولنے کی اجازت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس حد تک ہو کہ اس کی وجہ سے جان جانے یا کوئی عضو تلف ہونے یا مرض کے بڑھ جانے یا لمبا ہو جانے کا خود غالب گمان ہو جائے یا ماہر و تجربہ کار مسلمان طبیب اس کی خبر دے دے۔ اور عذر کی وجہ سے توڑے گئے روزہ کی صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔

صورتِ مسئلہ میں اگر مریض نے روزہ رکھا ہے اور دواؤں کے استعمال کے باوجود طبیعت بگڑ گئی، یا دواؤں کے مضر اثرات کی وجہ سے طبیعت بگڑ گئی اور روزہ توڑنا ناگزیر ہوا تو روزہ توڑے گا اور بعد میں صرف اس کی قضا لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔

ومنها المرض المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يخطر بالإجماع وإن خاف زيادة العلة وامتدادها فكذلك عندنا وعليه القضاء إذا أضر كذا في المحيط - ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض والاجتهاد غير مجرد الوهم بل هو غلبة ظن عن أمارة أو تجربة أو بإخبار طبيب مسلم غير ظاہر الفسق كذا في فتح القدير - (الفتاوى الهندية)

ترجمہ: ”جن اعذار کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے، ان میں سے ایک مرض بھی ہے۔ مریض کو جب جان جانے کا خوف ہو، یا عضو ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وہ روزہ توڑے گا۔ اور اگر مرض کے بڑھ جانے یا لمبا ہو جانے کا خطرہ ہو تو ہمارے ہاں اس صورت

صورتِ مسئلہ کے مطابق خواب آور دوائیاں کھانے والے شخص کے لیے اگر روزہ رکھنا صحت کے لیے مضر نہ ہو تو اسے چاہیے کہ اہل خانہ کو یہ ہدایت کرے کہ سحری کے وقت اسے جگا دیا کریں تاکہ تھوڑا بہت کھا پی لے اور روزہ رکھ لے۔ اگر کوئی جگانے والا نہیں، یا بالکل اس کا جگانا ممکن ہی نہیں تو اگر کھائے پیئے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے، مثلاً: رمضان سردی کے موسم میں ہے اور دن چھوٹے ہیں، تو روزہ رکھ لے۔ اور اگر ممکن نہیں تو ابھی روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضا رکھ لے۔

يُسْنُّ لِلصَّائِمِ السُّحُورَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ فَصْلًا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السُّحُورِ وَلِأَنَّهُ يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَإِلَيْهِ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّدْبِ إِلَى السُّحُورِ فَقَالَ: اسْتَعِينُوا بِقَائِلَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَبِأَكْلِ السُّحُورِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ (بدائع الصنائع)

ترجمہ: روزہ دار کے لیے سحری کرنا مسنون ہے کیونکہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق سحری کا کھانا ہے۔“ یہ اس لیے بھی مسنون ہے کہ اس کے ذریعے دن کے روزے کے لیے مدد حاصل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی کی طرف اشارہ کر کے سحری کے استحباب کا حکم فرمایا: ”دن کے قیلولہ سے رات کے قیام (یعنی تہجد) کے لیے اور سحری کے کھانے سے دن کے روزے کے لیے مدد حاصل کرو۔“

فَإِنْ كَانَ يَعْزِضُ لَهُ ذَلِكَ كَثِيرًا لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ ؛ لِأَنَّهُ مِنَ الْوَسَاوِسِ
وَالسَّبِيلُ فِي الْوَسَاوِسِ قَطْعُهَا وَتَرْكُ الْإِلْتِفَاتِ إِلَيْهَا۔ (المبسوط: ۱/۸۶)

ترجمہ: اگر بکثرت ایسا شک پیش آتا ہو، تو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ وسوسہ ہے اور وسوسوں سے نجات کا راستہ یہی ہے کہ اُسے قطع کیا جائے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے۔

میں بھی روزہ توڑے گا۔ اور جب روزہ توڑ دے تو اس پر صرف قضا لازم ہوگی۔ اسی طرح محیط میں ہے۔ پھر اس کا اندازہ مریض کے اجتہاد سے لگایا جائے گا۔ اجتہاد سے مراد صرف وہم نہیں بلکہ کسی علامت، تجربہ یا مسلمان دیندار طیب کے خبر دینے سے غالب گمان ہو جائے تو یہ اجتہاد ہے۔ اسی طرح فتح القدر میں بھی ہے۔“

سوال (۴) وہم کی بیماری (Obsessive Compulsive Disorder) کا شکار مریض بار بار ایک کام کو دہراتا ہے، جیسے وضو یا غسل کے بعد یہ خیال آتا کہ کچھ پانی منہ کے اندر چلا گیا ہو گا اور اس کے نتیجے میں بار بار تھوکتا۔ یہی حالت بعض اوقات ڈیپریشن اور نسیان کی بیماری میں بھی ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کے روزے کے مسائل کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جس شخص کو وہم یا نسیان کی بیماری لاحق ہو، ایسے شخص کو فقہائے کرام یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اس شک کی طرف بالکل توجہ نہ دے اور آگے بڑھے۔ وسوسے کا موثر علاج یہی ہے کہ اُس کی طرف بالکل التفات نہ کیا جائے، کیونکہ اگر اس طرف توجہ کی جائے تو یہ ختم نہ ہو گا بلکہ مزید بڑھتا ہی جائے گا۔

وہم، نسیان یا ڈیپریشن کے مریض کو روزہ کی حالت میں اگر وضو یا غسل کے بعد یہ خیال ہوتا ہے کہ کچھ پانی منہ کے اندر چلا گیا ہو گا تو اسے یہ خیال نظر انداز کر کے روزہ کو برقرار رکھنے کا مشورہ دیا جائے گا اور سمجھایا جائے گا کہ تھوکنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ تھوکنے سے پانی اندر سے خارج نہیں ہوتا صرف منہ کا تھوک نکلتا ہے۔